



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے اس کے بارے میں دین اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ مضمر میں ایک جماعت پیدا ہوئی ہے جو شرک باللہ کے علاوہ بھی کسی گناہ کے ارتکاب کرنے پر مسلمان کو کافر قرار دے دیتی ہے۔ تو کیا اللہ کی نافرمانی کے اعمال کا صدور اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب ایک انسان کو کافر بنا دیتا ہے حالانکہ وہ لاله الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

کبیرہ گناہ اپنی شناخت اور شدت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان میں سے کچھ تو شرک ہیں، کچھ نہیں۔ اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ وہ شرک کے سوا کسی گناہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہتے۔ مثلاً قتل، شراب، زنا، پوری، قیم کا مال کھانا، پاک دامن خواتین کو بدکاری کی تمت لگانا، سود کھانا اور دوسرے کبیرہ گناہ۔ لیکن مسلمان حاکم کا فرض ہے کہ ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر اسلامی شریعت کے مطابق حد یا تعزیر نافذ کرے اور مجرم کا فرض ہے کہ وہ توبہ واستغفار کرے۔ لیکن ایسے کبیرہ گناہ (جن کا تعلق عقیدہ سے ہے) جیسے اللہ کے سوا کس سے فریاد کرنا، مثلاً مصیبت سے نجات کیلئے فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان کے لئے مژدہ دینا اور ان کے لئے جانور قربان کرنا اس قسم کے کبیرہ گناہ کفر اکبر ہیں۔ جو شخص کوئی ایسا کام کرے اسے صحیح مسئلہ بتانا چاہئے اور دلائل سے خوب واضح کرنا چاہئے۔ اس وضاحت اور تبلیغ کے بعد اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔ ورنہ مسلمان حکمران اسے مرتد قرار دے کر سزائے موت دے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ